فضائل شب برأت

از

جزیل احمد اسد القادری



منجانب

مکتبہ ضیاء الایمان

دہلی دروازہ سنبھل

نام کتاب : فضائل شب برأت

مؤلف : جزیل احمد اسد القادری

زیر اہتمام : ڈاکٹر نبیل احمد قادری دہلی

حسب فرمائش : محمد اختر رضا قادری

اشاعت بار اول : ۱۱۰۰

اشاعت بار دوم : ۱۰۰۰

ناشر : مکتبہ ضیاء الایمان دہلی دروازہ سنبھل

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ ضیاء الایمان دہلی دروازہ سنبھل

☆ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

☆ قادری بک ڈپو نو محلّہ مسجد بریلی شریف یوپی

☆ اشرفی کتاب گھر نخاسہ سنبھل یوپی

☆ حاشر بک ڈپو دریبہ چمن سرائے سنبھل

نگاہِ اولیں

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ حبیبہ الکریم

اللہ تعالیٰ عزوجل کا بے شمار شکر و احسان ہے جس نے اپنے لطف و کرم اور فضل عظیم سے مجھے اس مختصر رسالہ کی ترتیب و تالیف کی توفیق مرحمت فرمائی اور ہزاروں ہزار لاکھوں لاکھ کروڑوں کروڑ بے حساب بے شمار و قطار درود و سلام اس احمد و محمود مصطفیٰ جان رحمت شمع بزم ہدایت نو بہار شفاعت نوشۂ بزم جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر جنکی نگاہِ عنایت نے اس حقیر ذرۂ بیقدر کو خدمت دین وملت کی سعادت کا شرف عطا کیا

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

ایک عرصہ سے ارباب محبت اور احباب اہل سنت کا اصرار تھا کہ ایک عام فہم رسالہ حالات وضرورتِ وقت کے پیش نظر شب براءت سے متعلق میں ترتیب دوں جس میں شب براٗت کے فضائل و مسائل نوافل و مشاغل اور اس مبارک رات کی افضلیت و افادیت معمولاتِ اہلسنت حلوا فاتحہ کی شرعی حیثیت او ر انسداد خرافات آتشبازی نوجوانوں کا گشت بے سبب چلت پھرت ناشائستہ غیر اسلامی حرکات کا ردوابطال ہرایک کی شرعی حیثیت کا ذکر کیا جائے۔

محبین اور متعلقین کی فہمائش کے باوجود میں اپنی گوں ناگوں مصروفیات اور ازدھام کار ہجوم افکار کی وجہ اس حکم کی بجا آوری سے قاصر رہا بالآخر احباب کی پاس خاطر نے مجبور کیا اور قلم و کاغذ سنبھالا اور یہ سوچ کر لکھنا شروع کیا اسعی منی والا تمام من اللہ۔ الحمد للہ علی احسانہ

اور لکھتے لکھتے شوق نے دفتر کئے رواں

افراط اشتیاق نے آخر بڑھائی بات

یہ رسالہ بنام فضائل شب برأت ترتیب دیا جو گذشتہ سال شب برأت ہی کے موقع پر اشاعت پذیر ہوا اور نذر ناظرین کر دیا گیا۔

الحمد للہ میری اس کاوش کو احباب اہل سنت نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور ہاتھوں ہاتھ لیا اور میری توقع سے کہیں زیادہ پذیرائی کی اور بہت سے احباب نے اس کی ہندی رسم الخط میں اشاعت کا مطالبہ کیا لہٰذا قارئین کی فہمائش کے مطابق اب فضائل شب برأت کا نیا ایڈیشن اردو کے ساتھ ہندی رسم الخط میں بھی شائع کیا جارہا ہے تاکہ ہمارے ہندی داں قارئین بھی استفادہ کرسکیں دعاء ہے کہ اللہ رب العزت مقبول انام اور نافع عام بنائے۔ آمین

ہمارے کچھ قارئین نے مطالبہ کیا کہ جب شرعی حکم یہ ہے کہ جن لوگوں کے ذمہ فرض نمازوں کی قضا باقی ہے وہ بجائے نفل کے فرض نمازوں کی قضا پڑھیں تو

بہتر ہوگا اگر قضائے عمری اور قضا نمازوں سے متعلق ضروری احکام اور قضا نمازوں کے ادا کرنے کا آسان طریقہ بھی ذکر کر دیا جائے۔

اگر چہ یہ الگ ایک عنوان ہے لیکن بہت سے لوگ جن کے ذمہ فرض نمازوں کی قضا ہوتی ہے وہ شب برأت میں نفل پڑھتے ہیں اور فوائت کی قضا کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور حضرت علامہ شیخ محقق سیدی شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے عوارف شریف میں حضرت سیدی خواص علیہ الرحمۃ والرضوان سے نقل فرمایا۔

بلغنا ان اللّٰہ لا یقبل نافلة حتیٰ یؤدی فریضة یقول اللہ تعالیٰ مثلکم کمثل العبد السؤبداء بالهدیة قبل قضاء الدین۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۳۷)

لہٰذا اس مسئلہ کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر قضا نمازوں کے بعض مسائل کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ناظرین سے التماس ہے کہ اس رسالے میں شوکت الفاظ جدت تراکیب ندرت معنوی ادبی چاشنی نہیں ہے انتہائی سادہ عام فہم الفاظ اور آسان طرز بیان اور سلیس زبان میں میں نے دعوت فکر اور کثرت ذکر طلب خیر اور انسداد شر کی مؤدبانہ گذارش کی ہے گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

اعتراف عجز

صاحبان علم احباب محبت سے ملتجی ہوں کہ مجھے اپنی علمی کم مائیگی اور تہی دستی کا اعتراف ہے اگر زیر نظر رسالہ میں غلطیاں پائیں تو عند اللہ فقیر قادری کو مطلع فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں درست کی جا سکیں۔

ہدیۂ تشکر و امتنان:۔ حق ناشناسی ہوگی اگر اپنے محسنین اور محبین کا شکریہ ادا نہ کروں لہٰذا میں اپنے تمام قارئین اور محبین کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے محبت سے مطالعہ کیا مفید آراء سے نوازا اپنے خلوص سے ہدیۂ تشکر یا تہنیت و تبریک سے نوازا اور حوصلہ افزائی کی مولیٰ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔

بالخصوص اپنے مہربان برادر محترم جناب ڈاکٹر نبیل احمد قادری صاحب کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے پروف ریڈنگ کی اور ہندی رسم الخط میں منتقل کر کے میرا کام آسان کر دیا اور انتہائی ممنون و سپاس گذار ہوں برادر طریقت محبّ اہلسنت محمد اختر رضا قادری صاحب کا جنھوں نے مسلسل جد و جہد کر کے کتابت و طباعت کے مشکل مراحل سے نبرد آزما ہو کر فضائل شب برأت کو ہمارے عزیز قارئین تک پہنچایا مولیٰ تعالیٰ سب کو دارین کی سرفرازیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے اور مسلک اہلسنت پر استقامت عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ دارین کی کرامتوں سے نوازے۔

آخر میں تمام ناظرین سے دعاء کا خواستگار ہوں جو کسی طرح اس رسالہ سے استفادہ کرے فقیر قادری کو دعاؤں میں یاد رکھے مولیٰ تعالیٰ عزوجل مجھے بیش از بیش دینی وعلمی خدمات کی توفیق مرحمت فرمائے اور میری اس کاوش کو قبول فرما کر عامتہ المسلمین کے لئے ذریعہ ہدایت اور باعث نور ونجات فرمائے اور مجھ گنہگار خاطی وعاصی کے لئے زاد آخرت اور سامان بخشش ومغفرت فرمائے۔آمین

بجاہِ نبیك و حبیبك سید المرسین صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

جزیل احمد اسد القادری

مورخہ ۸/ جمادی الآخر ۱۴۳۶ھ

مطابق ۲۹/ مارچ ۲۰۱۵ء

بروز ہفتہ سنبھل، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِكِ الْجَلِیْلِ اَلَّذِیْ اَطفٰی نَارَ اِبْرَاھِیْمَ الْخَلِیْلِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْجَمِیْلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ فَازُوْا بِالْاَجْرِ الْجَزِیْلِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ ط

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ

شعبان المعظم کی فضیلت

شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے اور یہ مبارک مہینہ کریم الطرفین ہے اس سے پہلے رجب شریف کا مہینہ ہے اور اس کے بعد رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور دونوں مہینے عظمت و برکت عزت و شرف والے ہیں۔

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس ماہ مبارک میں اکثر روزے رکھتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا (مشکوٰۃ شریف)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم شعبان المعظم کا کبھی پورے مہینہ ہی روزے رکھتے اور کبھی زیادہ دنوں کے روزے رکھتے اور کچھ دنوں کے روزے چھوڑ دیتے اسی طرح اس ماہ خیر کو یہ عزت و شرف بھی حاصل ہے کہ سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ

شعبان المعظم میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک اللہ تعالیٰ عزوجل کا مہینہ ہے۔ ماہ و سال دن اور ساعتیں سب اللہ عزوجل ہی کے ہیں اور اللہ عزوجل کی عطا سے سب کچھ اس کے محبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا

دونوں جہاں ہیں آپکے قبضہ واختیار میں

اور استاذ زمن علامہ حسن رضاء بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

یہ انعام ہے مصطفیٰ پر خدا کا

کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفیٰ کا

غرض جب ماہ وسال ایام وساعات سب اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ اور اس کے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں تو پھر شعبان المعظم کو اپنی طرف خصوصاً نسبت کرنے سے کیا مراد ہے۔ایک تو ظاہر وجہ یہ ہے کہ اس مہینہ کو شرف عطا فرمانا مقصود ہے۔ کیونکہ جو چیز بھی سرکار سے نسبت پاتی ہے شرف والی ہو جاتی ہے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صاحب شرف ہیں سراپا شرف ہیں عزت وشرف تو ان کے قدم پاک سے وابستہ ہے لہٰذا اس مہینہ کو اپنی طرف منسوب فرما کر مشرف فرمایا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس مہینہ کو اپنی طرف منسوب فرما کر اس ماہ مبارک کے خصوصی فیضان اور انعام سے امت کو مستفید ہونے اور فیضیاب فرمانے کے لئے متوجہ فرمانا تھا تاکہ اپنے نبی کا ارشاد سن کر غافل بھی مائل ہوں اور خصوصی فیضان وانوار حاصل کریں تیسری وجہ یہ ہے کہ اس طرف توجہ دلانا مقصود ہو کہ رمضان المبارک کی عبادت خاص اللہ تعالیٰ عزوجل نے روزے فرض فرما کر خود مقرر ومتعین فرمادی اور قرآن کریم میں تاکید اور فضیلت وارد ہوئی اور شعبان المعظم کی فضیلت اور خصوصیات اور فوائد و فیضان کے حاصل کرنے کی ترغیب اور

طریقے خود سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بیان فرمائے لہٰذا اس کی نسبت اپنی طرف فرما کر شرف عطا فرمایا۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

حضور غوث اعظم محبوب سبحانی سیدنا شاہ عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا شعبان میں پانچ حرف ہیں ہر حرف ایک فیضان لیکر آتا ہے اور اس کی طرف اشارہ کرتا ہے ش شرافت اور ع علو و بلندی اور ب بر یعنی نیکی الف الفت یعنی اخوت و محبت اور ن نور لیکر آتا ہے تو گویا اس مہینہ میں شرف و بلندی نیکی محبت و الفت اور نور کا نزول ہوتا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ مسلمان جو اس مہینہ کی برکات سے مالا مال ہو۔

شب برأت

شعبان المعظم کی پندرہویں رات کا نام شب برأت یعنی نجات والی رات ہے۔ اس برکت و عظمت والی رات کے چار نام ہیں۔

(۱) لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃُ نجات والی رات

(۲) لَیْلَۃُ الرَّحْمَۃ رحمت والی رات

(۳) لَیْلَۃُ الْمُبَارَکَۃ برکت والی رات

(۴) لَیْلَۃُ الصَّك پروانہ ملنے والی رات، چیک ملنے والی رات (صاوی شریف)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ

ترجمہ: اس (رات) میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے۔

(پ ۲۵، سورۃ الدخان، آیت ۴، رکوع ۱۴)

اس رات میں ہمارے حکم سے ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں اس رات میں اللہ تعالیٰ عزوجل سال بھر میں ہونے والے جملہ واقعات و حادثات کے احکام ملائکہ میں تقسیم فرما دیتا ہے۔ رزق، موت زندگی، عزت، ذلت، زلزلے صواعق آسمانی عذاب، خسف و مسخ سیلاب، مصائب و پریشانیاں غرض جملہ اہم کام جو سال بھر تک رونما ہوں گے وہ ملائکہ میں انکی ڈیوٹی کے مطابق تقسیم فرما دیتا ہے اور تمام انتظامی امور لوح محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے ہر ایک صحیفہ اس محکمہ کے فرشتوں کو دے دیا جاتا ہے جیسے ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کو تمام مرنے والوں کی فہرست و احکام وغیرہ (روح البیان خزائن العرفان) فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ علوم غیبیہ بلکہ خاص علوم خمسہ پر فرشتوں کو سال بھر پہلے مطلع کر دیا جاتا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے محبوب کو علوم غیبیہ پر مطلع فرمائے تو اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شب برأت بہت اہم رات ہے اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے بندوں کی روزیاں اور ان کی اموات اور پیدائش لڑائیاں زلزلے اور حادثات سال بھر میں پیش آنے والے تمام امور اور اہم واقعات کے احکام اسی رات الگ الگ تقسیم فرما کر الگ الگ کام پر مامور فرشتوں کو انکا کام سونپ دیتا ہے جس حکم کے مطابق وہ سال بھر تک تعمیل کرتے رہتے ہیں۔ (روح البیان صاوی شریف)

رحمت الٰہی کی ندائیں

رحمت عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس مبارک رات کو اللہ تعالیٰ عزوجل سورج غروب کے وقت سے آسمان دنیا پر نزول اجلال فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں کیا ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ میں

اس کو روزی عطا کروں۔ کیا ہے کوئی مریض شفا طلب کرنے والا کہ میں اس کو شفا عطا کروں ۔کیا ہے کوئی بلا میں مبتلا کہ میں اس کو عافیت دوں ہے کوئی ایسا اسی قسم کی ندائیں پیہم ہوتی ہیں یہاں تک کہ فجر طلوع ہوتی ہے (ابن ماجہ)

شب برأت بخشش و مغفرت

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عز وجل شعبان کی پندرہویں رات میں آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور قبیلۂ بنی کلب کی تمام بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ بندوں کو مغفرت عطا فرماتا ہے۔ (ترمذی شریف)

شب براءت کی عبادت کی عظمت

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے وہاں ایک خوبصورت گنبد نما بلند پتھر دیکھا آپ تعجب سے اس کے گرد گھوم کر دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ عز و جل نے وحی نازل فرمائی کہ کیا آپ کی خواہش ہے کہ اس پتھر کا راز آپ پر ظاہر کردوں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی میری تمنا تو یہی ہے، اللہ تعالیٰ عز وجل کے حکم سے وہ پتھر شق ہو گیا تو آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی عبادت میں مشغول ہے اور اس کے قریب ہی ایک انگور کی بیل ہے اور ایک نہر جاری ہے اس شخص نے کہا کہ یہی انگور میں ہر روز کھاتا ہوں اور اس نہر کا پانی پیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تم اس پتھر میں کتنے دنوں سے عبادت کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ چار سو برس سے یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ عز و جل شاید اس شخص جیسی عبادت تو تیرے کسی بندے نے نہیں کی ہوگی ۔تو اللہ تعالیٰ عز وجل نے فرمایا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جو امتی شعبان کی

پندرہویں رات میں دو رکعت نماز پڑھیگا وہ اس کی چار سو برس کی عبادت سے بہتر و افضل ہوگا یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ تو مجھے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت میں داخل فرمالے۔

(نزہۃ المجالس روض الافکار)

شب براءت اور ارشاداتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث ۱: عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّمَا لَیْلَۃٌ مُّبَارَکَۃٌ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْھَا ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرُلَہٗ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو شعبان کی پندرہویں رات کو اٹھو کہ بیشک شعبان کی پندرہ ویں رات (لیلۃ مبارکۃ) برکت والی رات ہے پس بیشک اللہ تعالیٰ عزوجل اس رات ارشاد فرماتا ہے کیا کوئی مجھ سے بخشش و مغفرت کا چاہنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں۔

حدیث ۲: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِمَنْ یَّعْمَلُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ خَیْراً۔ (ارشاد الطالبین)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو شعبان المعظم کی پندرہویں شب (شب براٗت) میں عمل خیر کرے۔

حدیث۳: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْحَمُ عُصَاۃَ اُمَّتِیْ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ بِعَدَدِ شُعُوْرِ اَغْنَامِ بَنِیْ کَلْبٍ وَ رَبِیْعٍ وَمُضَرٍ۔ (ترمذی شریف وارشادالطالبین)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ عزوجل مہربانی فرماتا ہے میری امت کے گنہگاروں پر شعبان کی پندرہویں رات (شب برأت) میں قبیلۂ بنی کلب اور قبیلۂ ربیع و مضر کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر بخشش ومغفرت فرماکر۔

فائدہ: بنی کلب اور ربیع اور مضر یہ عرب کے تین مشہور قبائل ہیں ان تینوں قبائل کے پاس بہت زیادہ بکریاں تھیں مروی ہے کہ انمیں ہر ایک قبیلے کے لوگوں کی بکریوں کی تعداد بیس ہزار سے زیادہ تھی اس ارشاد پاک سے مراد یہ ہے کہ اس مبارک رات کی برکات اس قدر زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل میری امت کے گنہگاروں کی اتنی زیادہ کثیر تعداد میں بخشش ومغفرت فرماتا ہے جو بیشمار و بے حساب ہے۔

حدیث۴: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمَ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ شَعْبَانَ لَمْ تَمَسَّہُ النَّارُ اَبَداً۔ (تذکرۃ الاوراد)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے شعبان المعظم کی پندرہ تاریخ کا روزہ رکھا اس کو کبھی آگ نہ چھوئے گی۔

غرض شب برأت کی فضیلت اور اورادوذکر اور غفران وبخشش کے اعتبار سے

بہت زیادہ ہے اے کاش ہمارے مسلمان بھائی اس رات کی عظمت کے اعتبار سے اعمال خیر کی طرف متوجہ ہوں اور برائیوں سے بچیں اور ان لوگوں کے بہکائے میں ہرگز نہ آئیں جو اس مبارک رات کی فضیلت و برکات کا انکار کرتے اور بے اصل بتاتے ہیں اور ان کے دل بیمار ان کی آنکھیں بے نور اور ان کی زبانیں اللہ تعالیٰ عزوجل کے ذکر کی لذت سے نا آشنا ہیں۔

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج

بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْاِشْتِغَالَ بِمَا تُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ یَا کَرِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ط

شب برأت میں ۱۰۰ (سو) رکعات کی فضیلت

رحمت عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس رات میں ایک سو رکعات نماز نفل پڑھیگا اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے پاس ایک سو فرشتوں کو بھیجے گا۔ تیس فرشتے اس کو جنت کی بشارت دیں گے اور تیس فرشتے اس کو جہنم سے بے خوفی کی خوشخبری سنائیں گے اور تیس فرشتے دنیاوی آفتوں سے اس کو بچاتے رہیں گے اور دس فرشتے اس کو شیطان کے مکر و فریب سے بچاتے رہیں گے (صاوی شریف)

شب برأت میں تاج دار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عمل

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بقیع الغرقد (قبرستان مدینہ منورہ) میں تشریف لے گئے اور مسلمان مردوں عورتوں اور شہیدوں کے لئے دعا فرمائی۔ (ما ثبت من السنۃ) پھر قبرستان سے واپس آکر نماز میں مشغول ہو گئے اور سجدے میں بہت دیر تک آپ اپنے رب عزوجل سے آہستہ آہستہ یہ دعا فرماتے رہے۔

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ دَاوٗدُ اَعْفِرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَحُقَّ لَهٗ اَنْ يُّسْجَدَ ط

ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے اور تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں میں تیری کما حقہٗ تعریف کی طاقت نہیں رکھتا ہوں تیری ذات ویسی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے میں وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی داؤد علیہ السلام نے کہا میں خاک آلودہ کرتا ہوں اپنے چہرے کو اپنے مولیٰ کے لئے اور وہ اسی لائق ہے کہ اس کو سجدہ کیا جائے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھا کر دیر تک یہ دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے درگذر اور عافیت اور ہمیشہ معافی کی دنیا اور آخرت میں دعا کرتا ہوں۔

اس رات میں اولیاء کرام اور علماء دین کے معمولات

(۱) نماز مغرب کے بعد چھ رکعات نماز نفل پڑھیں اور ہر دو رکعت پر سلام پھیریں اور ہر دو رکعت کے بعد سورۂ یٰس ایک مرتبہ یا سورۂ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھیں۔ پہلی بار سورۂ یٰس درازی عمر کے لئے پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل عمر میں برکت دے دوسری بار رزق کی ترقی کے لئے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل رزق میں برکت وکشادگی عطاء فرمائے اور تیسری بار دفع بلاء ووباء کے لئے پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے فضل سے ہر بلا اور وباء کو دفع فرمائے پھر دعاء نصف شعبان پڑھیں۔

اور شب براءت کے دن ۱۴ ر شعبان المعظم کو سورج غروب ہونے سے پہلے غسل کرنا بلا وسحر جادو اور وباء سے نجات کا موجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ بیری کے سات پتے پیس کر یا ابال کر پانی میں ملائے پھر اس پانی سے غسل کرے امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز اور سیدی مرشدی سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس پر عمل تھا حضرت مفتی قاضی محمد عبدالرحیم بستوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجموعۂ اعمال رضا میں ذکر فرمایا ہے اور بہتر یہ ہے کہ شعبان المعظم کی ۱۴ ر تاریخ کو اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق کو معاف کر دیں اور ان سے اپنے حقوق معاف کرالیں تاکہ ذمہ سے حقوق العباد ساقط ہو جائیں اور مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ جو مسلمان بھائی معذرت لائے تو قبول کریں اور دل سے معاف کردیں حدیث شریف میں ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کرلے ورنہ حوض کوثر پر آنا نہ ملے گا!

دعا نصف شعبان المعظم

اَللّٰھُمَّ یَاذَاالْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ ط یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط یَاذَاالطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط
لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ظَھْرَ اللَّاجِیْنَ ط وَجَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ط وَاَمَانَ الْخَائِفِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ
کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا اَوْمَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْمُقْتَرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ ط
فَامْحُ اللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَرِزْقِیْ ط وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ
اُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْدًا مَرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِلْخَیْرَاتِ ط فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ط فِیْ
کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ ط عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ط یَمْحُوا اللّٰہُ مَایَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ
اُمُّ الْکِتٰبِ ط اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ط
الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّ یُبْرَمُ ہ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَا الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا
نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط وَمَآ اَنْتَ بِہٖ اَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَصَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

نوٹ: جو حضرات عربی دعا نہ پڑھ سکیں یا تلفظ درست نہ ہو وہ ترجمہ اس طرح پڑھیں جس طرح دعاء مانگتے ہیں۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل تو ہی سب پر احسان کرنے والا ہے اور تجھ پر کوئی احسان نہیں کرسکتا اے بزرگی اور مہربانی کرنے والے اور اے بخشش و انعام والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی گرتوں کا تھامنے والا ہے بے پناہوں کو پناہ دینے والا ہے اور ڈرنے والوں کا سہارا ہے اے اللہ عزوجل اگر تو نے مجھے اپنے پاس ام الکتاب میں بھٹکا ہوا یا کم نصیب یا محروم لکھ دیا ہے تو اے اللہ عزوجل اپنے فضل سے میری خواری کم نصیبی راندگی اور روزی کی کمی کو مٹا دے اور اپنے

پاس مجھے ام الکتاب میں خوش نصیب کشادہ رزق اور نیک کر دے بیشک تیرا یہ ارشاد تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نازل کی گئی سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے بنادیتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے یا الٰہی تجلی اعظم کا صدقہ اس نصف شعبان مکرم کی رات میں جس میں تمام حکمت والے کاموں کی تقسیم اور ان کا نفاذ ہوتا ہے میری بلاؤں کو دور فرما خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں اور جن سے تو واقف ہے بیشک تو ہی سب سے بہتر و برتر اور بڑھ کر احسان کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت و سلامتی ہو ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم پر اور ان کی آل اور اصحاب پر۔ آمین ثمہ آمین۔

فائدہ: اور جو چاہیں دونوں جہاں کی صلاح و فلاح کی دعا مانگیں۔

شب برأت میں نوافل اور دعائیں

علماء کرام نے اس مبارک رات میں نوافل کی فضیلت کے لحاظ سے نوافل پڑھنے کے متعدد طریقے لکھے ہیں۔

(۱) بعد نماز عشاء بارہ رکعات نفل پڑھیں ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس مرتبہ قل ھواللہ شریف پڑھیں اور نماز کے بعد دس مرتبہ کلمۂ توحید دس مرتبہ کلمۂ تمجید اور ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

(۲) اس مبارک رات میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھیں۔

نماز مغرب کے بعد ہی ذکر و عبادت میں مشغول ہو جائیں تاکہ اس شب نامۂ اعمال اچھے

کاموں سے شروع ہو۔

درود پاک کی کثرت کریں اور دعاء کے اول وآخر درود پڑھیں کہ قبولیت دعاء کا باعث ہے اللہ تعالیٰ عزوجل درود پاک کو رد نہیں فرماتا اور کریم کے کرم سے بعید ہے کہ اول وآخر کو قبول فرمائے اور درمیان کی دعاء رد کردے اولیاء کرام درود پاک کو قبولیت دعاء کی سند قرار دیتے ہیں اور درود پاک کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔

شب برأت کی مسنون دعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے درگذر اور عافیت اور ہمیشہ معافی کی دنیا وآخرت میں دعا کرتا ہوں۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی

ترجمہ: اے اللہ عزوجل بیشک تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے بھی معاف فرمادے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: یا اللہ عزوجل میں تجھ سے ان سب بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مانگی ہیں اور ان سب برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے پیارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔

(۴) استغفار کی کثرت کرے بہتر ہے کہ نوافل کے بعد جتنا زیادہ ممکن ہو گناہوں کو یاد کرکے

احساس ندامت کے ساتھ استغفار کرے ورنہ کم از کم ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط

ترجمہ: اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے بیشک تو ہی بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

یا یہ مندرجہ ذیل استغفار پڑھے کم از کم ستر (۷۰) مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اس رات فاتحہ کا اہتمام

یہ مبارک رات اپنے مردوں اور رشتہ داروں اور بزرگوں کی روحوں کو ثواب پہنچانے اور فاتحہ دلانے کے لئے بڑی خاص رات ہے اور اس رات ایصال ثواب پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے جیسا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت گزشتہ صفحہ ۱۳ پر ہم نے نقل کی ہے اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عید اور عاشوراء اور رجب کے پہلے جمعہ کے دن اور شعبان المعظم کی پندرھویں رات یعنی شب براءت اور جمعہ کی رات میں مردوں کی روحیں اپنے گھروں کے دروازوں پر آ کر پکارتی ہیں اے گھر والو ہمارے اوپر رحم و کرم کرو اور مہربانی کرو آج کی رات میں ہمارے لئے کچھ صدقہ کرو کیونکہ ہم لوگ ایصال ثواب کے حاجت مند ہیں ہمارے نامۂ اعمال بند کر دیئے گئے اور تمہارے نامۂ اعمال ابھی جاری ہیں پس اگر یہ روحیں کچھ نہیں پاتیں تو حسرت و ناامیدی کے ساتھ واپس چلی جاتی ہیں۔ (ایتان الارواح فتاویٰ خیریہ)

شب براءت کا حلوا

اس مبارک رات کو فاتحہ کے لئے حلوا بھی بنایا جاتا ہے جس پر بعض نادان طرح طرح کے اعتراض بھی کرتے ہیں شب براءت کا حلوا پکانا نہ تو فرض وواجب ہے اور نہ ناجائز وحرام بلکہ حق بات اور سچی حقیقت یہ ہے کہ شب براءت میں دوسرے تمام حلال کھانوں کی طرح حلوا پکانا بھی ایک جائزاور مباح کام ہےاور اگرحسن نیت یعنی نیک نیتی کے ساتھ ہو کہ ایک عمدہ ومرغوب کھانا فقراء ومساکین اور اپنے اہل وعیال کو کھلا کر ثواب حاصل کرے اور رشتہ داروں کو بھیج کر تحفہ دینے صلہ رحمی کرنے کا ثواب حاصل کرے تو یہ کار خیر اور کار ثواب ہے اور شرعا ہرگز منع نہیں بلکہ مطلوب ومندوب اور محبوب ہے۔

دراصل شب براءت پر حلوا کا دستور اس لئے ہوا کہ یہ مبارک رات صدقہ وخیرات ایصال ثواب اور صلہ رحمی کی خاص رات ہےاور فطرت انسانی کا تقاضہ ہے کہ خاص مواقع پر خاص اور مرغوب کھانا پکایا جاتا ہےاور "اَلْمُؤمِنُ حُلْو" وَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ مومن حلاوت و مٹھاس والا ہے اور مٹھاس کو محبوب رکھتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ فاتحہ عموماً شرینی پر کرائی جاتی ہے لہٰذا مسلمانوں میں فاتحہ کے اہتمام کی وجہ سے حلوا پکانے کا دستور ہو گیا پھر عوام اہل سنت اپنے بزرگوں علماء اولیاء کا طریقہ اختیار کرتے ہیں علماء کرام کی نظر میں بخاری شریف کی حدیث آئی۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حلواء (شیرینی) اور شہد پسند فرماتے تھے تو ان علماء کرام نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس رات کو فاتحہ کے اہتمام کی غرض سے حلوا پکایا اور عوام

نے رفتہ رفتہ علماء کرام کے عمل کے مطابق عمل کرنا شروع کیا اور پھر اس کا عام دستور ہو گیا۔

جو کام شرعاً منع نہ ہو مباح ہو اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے مومن بندے اسے پسند کریں اللہ تعالیٰ عزوجل بھی اس کو پسند فرماتا ہے حدیث طیبہ ہے

مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ

جسے مومنین اچھا سمجھیں وہ عند اللہ اچھا ہے اور فاتحہ ایصال ثواب مرغوب کھانے پر مومنین ہر زمانے میں پسند کرتے آئے ہیں تو یہ عمل اچھا ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ والرضوان کے ملفوظات میں ہے کہ ہندوستان میں شب براءت پر روٹی اور حلوا پر فاتحہ دلانے کا دستور ہے اور سمرقند و بخارا میں قتلما پر جو ایک میٹھا کھانا ہے۔

الغرض شب براءت کا حلوا ہو یا عید کی سویاں اور شیر خرما یا محرم شریف میں عاشورا کا کھچڑا ہو یا مالیدہ محض ایک دستور ہے اور حسن نیت کی وجہ سے کار خیر اور کار ثواب ہے بزرگان دین کا پسندیدہ عمل ہونے کی وجہ سے عند اللہ بھی پسندیدہ ہے اور مستحسن و مندوب ہے اور طریقۂ محبوب ہے کوئی سنی مسلمان نہ فرض جانتا ہے نہ واجب اس لئے بلا وجہ کسی چیز یا کسی عمل کو ناجائز و حرام کہنا اور منع و انکار کرنا غلو کرنا اور حد سے بڑھنا ہے جو سخت حرام ہے اللہ تعالیٰ عزوجل کے کسی حلال کو حرام ٹھہرانا اللہ تعالیٰ عزوجل پر جھوٹی تہمت لگانا ہے جو سخت حرام اور بدترین گناہ ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

(۱) قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۔ (پ۱۱، سورۂ یونس، آیت ۵۹)

ترجمہ: آپ فرمائیے بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا اسے تم نے اپنی طرف

سے حرام اور حلال ٹھہرالیا آپ فرمائیے کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال چیزوں کو حرام سمجھنا بھی گمراہی اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنا بھی گمراہی ہے لہٰذا میلاد شریف گیارہویں شریف اور بزرگوں کی فاتحہ وغیرہ کو بلا دلیل شرعی حرام سمجھ لینا گمراہی ہے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

(۲) اور اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝۔ (پ۱۴، سورہ النحل آیت ۱۱۶)

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔

معلوم ہوا کہ حلال وحرام اپنی طرف سے نہ بناؤ علاوہ ان چیزوں کے جسے اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حرام فرمادیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بلا دلیل کسی چیز کو حرام کہہ دینا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے جو میلاد شریف کی شیرنی شب براءت کا حلوا فاتحہ کے کھانے کو بلا ثبوت وبغیر دلیل کے حرام کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں یہ تمام چیزیں حلال ہیں کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حرام نہ فرمایا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں حلال وہ جسے اللہ حلال فرمائے اور حرام وہ جسے اللہ حرام فرمائے اور جس سے خاموشی ہے وہ معاف ہے۔

شب برأت اور غیر شرعی رسومات

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جس میں مختلف ملل و مذاہب کے لوگ جموری نظام کے تحت رہتے ہیں اور تمام لوگ اپنے اپنے مذہب وملت کے مطابق خوشی اور غم کی تقریبات منعقد کرتے اور خوشی وغم کا اظہار کرتے ہیں اور مختلف قسم کی رسومات ادا کرتے ہیں نصاریٰ و ہنود اور یہود کی دیکھا دیکھی بہت سی غیر اسلامی رسومات اور ناجائز عادتیں مسلمانوں نے بھی اختیار کیں انہیں میں سے کچھ ناپسندیدہ عادتیں شب براءت کی مقدس و بابرکت رات میں آتشبازی کی روش اور موٹر سائیکلوں پر گشت اور گاڑیوں کی ریس ہارن بجانا اور رات بھر ٹولیاں بنا کر بے سبب وضرورت چلت پھرت کرنا بھی ہے جو انتہائی ناپسندیدہ و مذموم کام ہیں جو شرعاً ناجائز وحرام ہیں اور بہت سی برائیوں کا مجموعہ اور گناہ ہیں اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے اور ہر موقع پر اپنے ماننے والوں کو تہذیب وتادیب کا درس دیتا ہے تقویٰ و پرہیزگاری سکھاتا ہے اور مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

فقہ اسلامی کسی خوشی کے پرمسرت موقع پر بھی اظہار سرور ومسرت کے لئے ایسے غیر مہذب کام کی اجازت نہیں دیتا جو پرخطر ومضر یا ناجائز وحرام ہو اور سلیم الطبع عقلمند انسان کے نزدیک ناپسندیدہ یا نقصان کا باعث ہو۔

شریعت اسلامیہ میں کسی مسلمان کو اظہار مسرت کے لئے ناجائز طریقۂ کار اختیار کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ اگر کوئی نیک کام بری نیت یا برے طریقے سے کرنا چاہے تو وہ بھی جائز ودرست نہیں اور قانون شریعت اس کی اجازت نہیں دیتا۔ غرض اسلام نے اہل اسلام کو خوشی وغمی اظہار مسرت وغم کے آداب سکھائے ہیں رنج وغم کی مجلس ہو یا بزم طرب و

مسرت ہو ایک سچے مسلمان کو ہر حال میں اسلامی آئین و آداب کا پاسدار اور احکام شریعت کا پابند رہنا ضروری ہے۔

آجکل اسلام و شریعت کو نوک زبان سے پسند کرنے والوں کی کمی نہیں ہے، البتہ اسلام و شریعت کا پابند رہنے والوں کی کمی ہے، پسند ہونا اور بات ہے پابند ہونا اور بات ہے، دیگر مذاہب کے بہت لوگ اسلام اور تعلیمات اسلام کو پسند کرتے ہیں مگر احکام اسلام و شریعت اسلام کے پابند نہیں، کفار مکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند کرتے تھے، صادق وامین کہتے تھے، مگر پابند نہ تھے، لہٰذا پسند ہونا اور ہے پابند ہونا اور ہے، محض پسند ہونے سے مسلمان نہیں ہوتا بلکہ پسندیدگی کے ساتھ زبان سے اقرار حق وصداقت اور دل سے تصدیق اور اسلامی اعتقاد کا پابند ہونا ضروری ہے۔

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

راہ راست صراط مستقیم یہ ہے کہ ہر خوشی وغمی کے موقع پر بندۂ مومن اللہ تعالیٰ عزوجل اور اپنے نبی پاک علیہ التحیۃ والثنا کے بتائے ہوئے طریقۂ کار کو اختیار کرے اور خداوند قدوس نے اپنے بندوں کو اپنے حبیب پاک علیہ التحیۃ والثنا اور صالحین مومنین کے طریقۂ عمل کو اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں کی اتباع و پیروی کو باعث فوز ونجات قرار دیا اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ج (پ۲۱ آیت ۱۵ رکوع ۱۱) اور اس کا راستہ اختیار کر جو میری طرف رجوع لایا۔

اور ارشاد فرماتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ چلا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ راستہ ان کا جن پر تو نے انعام فرمایا نہ

انکا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا۔ اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے اور جن پر اللہ عزوجل نے انعام فرمایا ان کی تفصیل بھی اپنے کرم سے قرآن کریم میں بیان فرمادی جن پر انعام واکرام فرمایا وہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام صدیقین وشہداء عظام اور صالحین مومنین اولیاء کرام ہیں اور انھیں کی پیروی کرنا راہ حق پر چلنا ہے اور یہی صراط مستقیم سیدھا سچا راستہ ہے۔

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا

وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

اور ظاہر ہے کہ انبیاء کرام رسولان عظام صدیقین وصالحین علماء ربانین اولیاء کاملین میں کسی کا عمل کبھی ہرگز بھی آگ سے کھیلنا نہیں رہا اور اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے نے شب براءت پر آتشبازی کو پسند نہیں فرمایا اور جب اللہ والوں کا طریقہ شب براءت پر آتشبازی سے بچنا اور اجتناب کرنا ہے تو ہمیں بھی اس سے پرہیز کرنا چاہئے اور اللہ والوں کی پیروی کرنا چاہئے۔

شب براءت شکران نعمت کی رات ہے۔

شب براءت ایک خیر و برکت رحمت ومغفرت کی رات ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل کا اس امت مرحومہ پر خاص انعام واحسان ہے اور اللہ رب العزت کے انعام واحسان پر خوشی منانا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت ومنت پر اظہار مسرت شکرانِ نعمت ومنت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ومنت پر اظہار مسرت مطلوب شرع ہے اور اللہ رب العزت نے شکر اور سرور ومسرت کے اظہار کی صراحتاً اجازت دی ہے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا آپ فرمایئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوب خوشیاں منائیں۔ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔ یہ ان کے جمع کئے ہوئے مال سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا

ہے، اسلام انتہائی جامع اور مکمل دین ہے اس نے مسلمانوں کو صرف عبادت نماز روزہ حج و زکوٰۃ ہی کا حکم نہیں دیا بلکہ انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر نظر رکھی ہے اور تمام معاملات میں رہنمائی کی ہے۔ انسانی زندگی میں خوشی کے مواقع بھی آتے ہیں اور غم بھی۔ نادان لوگ غم میں خداوند قدوس کو بھول جاتے ہیں اور خوشی میں پھول جاتے ہیں، اسلام نے خوشی اور غمی میں انسان کی دست گیری کی مسرت وغم رنج والم میں بھی سنبھالا اور سکھایا کہ غم کا اظہار کیسے کریں اور خوشیاں کیسے منائیں خوشی ایک تو فخر کی ہے اور ایک خوشی شکر کی ہے فخر کی خوشی میں انسان خواہشات نفس کی پیروی کرتا ہے اور شیطانی طریقے اختیار کرتا ہے تکبر و غرور کے ساتھ ناجائز کام کرتا ہے جیسے گانا بجانا ڈھول تاشے نازیبا حرکتیں بیہودہ مذاق غیر شرعی طریقے، یہ سب ناجائز حرام اور برے کام ہیں اس طرح خوشی منانا اللہ عزوجل کو سخت ناپسند ہے اور قرآن کریم میں منع فرمایا ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ۔ (فخر یہ خوشی نہ مناؤ اللہ ایسی خوشی منانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔)

<u>شکران نعمت کی خوشی</u>: شکر کی خوشی میں بندے کی نظر اپنے مولیٰ عزوجل کے احکام پر ہوتی ہے اور وہ وہی کام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند ہیں اور مطلوب شرع و پسندیدہ ہیں اس طرح خوشی منانا عبادت ہے اسی خوشی کا اللہ رب العزت نے شکرانِ نعمت اور اظہار مسرت کے لئے حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَ بِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۔ ''اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔'' غرض اظہار مسرت و شادمانی نعمت الٰہیہ کا شکر ہے اور جائز و مستحب ہے بشرطیکہ شریعت کے موافق ہو اور حدود شریعت کو پامال نہ کیا جائے۔

جلسۂ شب براءت

شب برأت برکت والی رات ہے خیرات وحسنات کی رات ہے رحمت ونجات کی رات ہے اور یہ سب اللہ رب العزت کے انعامات ہیں اور رب تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر گزاری شان عبدیت ہے۔

لہٰذا کثرت ذکر کثرت دعاء واستغفار اور اپنے مولیٰ کی یاد میں شب بیداری اور درود پاک کی کثرت توبہ ورجوع الی اللہ یہ سب شکر گذاری اور مطلوب شرع ہے اللہ رب العزت اور اس کے حبیب پاک علیہ التحیۃ والثناء کی رضا کا باعث ہے اور اس مبارک رات میں ذکر و دعاء کی مجلسوں کا انعقاد اور مل بیٹھ کر ذکر کرنا احکام شرع جاننا اسلامی تعلیمات کا چرچا کرنا سب محبوب وپسندیدہ کام ہیں اور اپنے مولیٰ کے احسانات وانعامات پر اظہار مسرت وشادمانی اور شکر گذاری کا نہایت عمدہ اور بہترین طریقہ ہے اور وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ اور فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ کے تحت اللہ کے دنوں کی یاد دلا کر لوگوں کو اسکی طرف متوجہ کرنا اور تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرونگا کے مطابق اللہ رب العزت کی رحمت کو اپنی طرف مائل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں اور ہر زمانے میں صالحین کا پسندیدہ طریقہ رہا ہے حدیث شریف ہے مَـــا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ"۔

مذکورہ بیان سے ظاہر ہو گیا کہ فخر وغرور اور اسلامی طریقہ کے خلاف خوشی منانا درست نہیں جو خوشی میں پھول کر احکام شریعت کو بھول کر یہود و نصارا یا اہل ہنود کا طریقہ اختیار کرتے ہیں وہ ہرگز ہرگز فلاح و بہود کا طریقہ نہیں۔ بلکہ یقیناً اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضی کا سبب ہے اور ناجائز وحرام ہے،

آتش بازی کا شرعی حکم

شب برأت اور دیگر خوشی کے مواقع پر آتش بازی سخت حرام ہے اور متعدد وجوہ سے حرام ہے اولاً آتشبازی میں آگ کا کھیل ہے آگ اچھالی جاتی ہے یا آگ گھمائی جاتی ہے یا پھینکی جاتی ہے یا آگ نچائی جاتی ہے اور ان تمام کاموں سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

ثانیاً:۔ آتشبازی کے ذریعے آدمی اپنے مال کو خود اپنے ہاتھوں سے جلاتا ہے اور آگ لگاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اپنے مال کو ناحق ضائع کرنا ہے اور اضاعت مال حرام ہے اور مال اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے اور اس طرح مال کی اضاعت نہ صرف بے قدری ہے بلکہ حق ناشناسی اور ناشکری بھی ہے۔

ثالثاً:۔ آتشبازی بلاشک ایک لغو وفضول کام ہے جس میں خرچ کرنا فضول ہے اور فضول خرچ کرنا بھی حرام ہے تبذیر مال حرام ہے اور ایک شیطانی کام ہے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْراً ۔اور فضول خرچ نہ کرو۔ جائز مقام پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کو اسراف کہتے ہیں اور کسی جگہ یا کسی کام میں ناجائز بے فائدہ بے مقصد خرچ کو تبذیر کہتے ہیں اسراف بھی اگرچہ ناجائز ہے مگر تبذیر اسراف سے بھی زیادہ بری اور حرام ہے اسی لئے تبذیر پر خداوند قدوس نے زیادہ سخت وعید فرمائی اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ط وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْراً۔ (۱۵ ؍پ، بنی اسرائیل آیت ۲۷)

ترجمہ: بے شک فضول اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ اس آیت پاک سے معلوم ہوا کہ تمام خلاف شرع ناجائز کاموں میں خرچ کرنا

مال کو ضائع کرنا ہے اور تبذیر و فضول خرچی ہے اور بے فائدہ خرچ کرنا اضاعت مال ہے اور حرام ہے جس پر بہت سخت وعید ہے جس طرح اچھے نیک کاموں میں خرچ کرنا ثواب ہے ایسے ہی برے کاموں میں خرچ کرنا گناہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی نعمت پر احکام شریعت کی اطاعت کرنا اور اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے محبوب علیہ التحیۃ والثناء کی رضا کے کام کرنا شکر گذاری ہے اور احکام شریعت کے خلاف کام کرنا سخت گناہ اور بڑی ناشکری ہے۔

میرے عزیز شب برأت اللہ تعالیٰ عزوجل کی عطا کی ہوئی ایک نعمت ہے اس نعمت کی خوشی میں شب برأت پر اچھے اچھے کام کرنا صدقات وخیرات ذکر واذکار نفل وعبادت اچھے کام ہیں اور حصول نعمت کے پر مسرت موقع پر اپنے مولیٰ کی بہترین شکر گذاری اور شب برأت کی سچی قدر ومنزلت ہے۔

<u>موٹر سائکلوں کا گشت:</u> موٹر سائکلوں پر بے سبب وضرورت گشت لگانا اسمیں وقت کی اضاعت بھی ہے اور فضول پیٹرول پھونکنا یہ مال کی اضاعت بھی ہے جو حرام ہے پھر شور وغل کرنا ہارن بجانا بیہودہ مذاق کرنا لاف گزاف بکنا یہ سب ناجائز وحرام ہے اور اس مبارک رات کی بے قدری اور بری بات ہے۔

پٹاخے چھوڑنا، پھول جڑی جلانا، انار چھوڑنا، چکی چلانا، انار اڑانا،، چٹائی جلانا اور نہ جانے کن کن ناموں سے آگ سے کھیلنا شیطان کو خوش کرنا اور خطرات سے کھیلنا ہے، دینی و اخروی نقصان بھی ہے، مالی اور دنیوی نقصان بھی، پھر اس آتشبازی سے کبھی کپڑے جل جاتے اور کبھی ہاتھ پاؤں جل جاتے ہیں اور کہیں آگ لگ جاتی ہے اور یوں شیطان نامراد خوش ہوتا اور اپنی مراد کو حاصل کرتا ہے غرض یہ آتشبازی ایک ایسا شیطانی کام ہے جس سے کبھی کبھی بڑے حادثات رونما ہوجاتے ہیں یا کم از کم حادثہ کا خدشہ وخطرہ ضرور رہتا ہے، خوشی

میں حد سے گذر جانا اور مدہوش ہو کر نقصانات کو دعوت دینا کسی طرح عقل مندی کا کام نہیں۔

رابعاً: ایک بڑی برائی یہ ہے کہ آتشبازی کے دھماکوں اور غیر مانوس آوازوں سے عبادت ذکر واذکار میں خلل واقع ہوتا ہے اور ذہن منتشر ہوتا ہے، خشوع وخضوع قائم نہیں رہتا اور شب برأت جیسی عظیم ومقدس رحمت وبرکت والی رات جو خداوند قدوس کی اپنے مومن بندوں پر خاص نوازشوں، رحمتوں، برکتوں ومغفرت کی رات ہے، ہمارے نوجوان ان بیہودہ حرکتوں اور خرافات کی نذر کر دیتے ہیں اور بڑی خیر سے محروم رہ جاتے ہیں اور خوشبوؤں سے معطر ہونے والی رات کو گندک اور پٹاس کی بدبو پھیلا کر فرشتوں کو ایذا دیتے ہیں، حدیث شریف میں ہے جو چیز انسانوں کو ایذا کا باعث ہے اس سے فرشتوں کو بھی ایذا ہوتی ہے۔

کاش ہمارے اسلامی دینی دکاندار بھائی ملت اور اپنی دنیاء وآخرت کی بھلائی کے لئے آتشبازی کا سامان فروخت نہ کریں تو یہ بھی برائی سے اجتناب میں ایک اچھا تعاون ہوگا کیونکہ آتشبازی کے سامان کی خرید وفروخت بھی ناجائز وحرام ہے۔

اے کاش ہمارے اسلامی بھائی بجائے آتشبازی کے وہ پیسہ اس مبارک رات میں غرباء ومساکین پر خیرات کریں اور بیشمار اجر وثواب حاصل کریں۔

ایک خیر خواہانہ گذارش

ہمارے مساجد کے ائمہ کرام اپنے اپنے جمعہ کے خطبات میں ہماری مذکورہ گذارشات کو ملت کے سامنے پیش کریں اور نوجوانوں اور بچوں کو اس ناجائز کام سے اجتناب کی تاکید کریں اور گلیوں محلوں میں دکانداروں سے آتش بازی کے سامان کی تجارت اور خرید وفروخت سے وقت سے پہلے نرمی سے منع کریں اور اخلاقی طور پر دوست احباب کو اس کے نقصانات اور شناعت وبرائی کا احساس دلا کر متنبہ کریں اور جس طرح بھی نرمی سے ممکن ہو

اس برائی سے روکیں اور شب برأت پر آتشبازی کے انسداد کی ممکن کوشش کریں اور داخل حسنات ہوں کیوں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم دینا اور گناہ سے منع کرنا) عظیم نیکی ہے اور عین مطلوب شرع ہے۔

والدین پر لازم ہے کہ اپنے پیارے بچوں کو نو جوانوں کو ہر برائی سے روکیں، حدیث شریف میں ہے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت کے بارے میں پوچھا جائے گا، سوال کیا جائیگا، اللہ رب العزت ہم سب کو حسن عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

ضروری انتباہ

جن حضرات کے ذمہ فرض نمازیں باقی ہیں ان پر قضا ادا کرنا فرض ہے فرض ذمہ سے جب تک ادا نہ کرے ساقط نہیں ہوتا ضروری ہے کہ وہ پہلے قضا ادا کریں کیوں کہ جو فرض ادا نہ کرے اور نفل پڑھے تو اس کا نفل قبول نہیں ہوتا۔ آجکل عام طور پر لوگ نفل میں مشغول ہو جاتے ہیں اور فرض کی قضا ادا نہیں کرتے۔

حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ قضا نمازیں نوافل سے اہم تر ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نمازیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔ بہار شریعت حصہ چہارم ص ۴۷، اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

قال فی المضمرات الاشتغال بقضاء الفوائت اولیٰ واھم من النوافل الاسنن المفروضة وصلوة الضحیٰ۔ (شامی ج ۱ ص ۵۴۳)

اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ رحمۃ والرضوان فتوح الغیب تصنیف لطیف حضور سیدنا غوث الاعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا

فان الشتغل باسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منه واهین یعنی فرض چھوڑ کر سنت غیر مؤکدہ ونوافل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہونگے اور ذلیل کیا جائے گا۔ اور شیخ محقق علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز عوارف شریف کے باب الثامن والثلثین میں حضرت خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل فرماتے ہیں۔

بلغنا ان اللّٰہ لا یقبل نافلة حتی یؤدی فریضة یقول الله تعالیٰ مثلکم کمثل العبد السؤ بداء بالهدیة قبل قضاء الدین (فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۷)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان ایک حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

اربع فرضهن اللّٰہ فی الاسلام فمن جاء بثلث لم یغنین عنه شیأً حتّٰی یاتی بهن جمیعا الصلوٰة والزکوٰة وصیام رمضان وحج البیت۔

یعنی چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں جب تک پوری چاروں نہ بجالائے نماز۔ زکوٰۃ۔ روزۂ رمضان۔ اور حج بیت اللہ۔ اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

امرنا باقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة ومن لم یزك فلا صلوٰة لهٗ

یعنی ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں سبحان اللہ جب زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز روزے حج تک مقبول نہیں تو اس کی نفل خیرات نام کی

کائنات سے کیا امید۔

بلکہ ان ہی سے اصبھانی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ فرماتے ہیں

من اقام الصلوٰة ولم یؤت الذکوٰة فلیس بمسلم ینفعه عمله۔

یعنی جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اس کا عمل کام آئے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۷)

مذکورہ احادیث اور ارشادات فقہاء کرام سے ثابت ہوا کہ جس کے ذمہ فرض نمازیں اور زکوٰۃ باقی ہیں انکی نفلی نمازیں اور نفلی صدقات وخیرات قبول نہ ہوں گے اور ان پر فرض کی قضا لازم وضروری ہے۔

قضا نمازوں کا بیان

جس عمل کا بندوں پر حکم ہے اس کو وقت پر بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گذر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

قضا نمازوں کا حکم:

فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور جن سنتوں کی قضا کا حکم ہے ان کی قضا سنت ہے۔

فجر کی سنتیں اگر فرض کے ساتھ قضا ہوں اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور اگر فجر کی فرض نماز پڑھ لی اور سنت چھوٹ گئی تو سورج نکلنے کے بعد پڑھ سکتا ہے اور اگر زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضا نہیں اور ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنتیں قضا ہو گئیں تو فرض کے بعد کی سنتوں کو پڑھ کر ان پہلی سنتوں کو پڑھے اور اگر وقت ختم ہو گیا تو قضا نہیں۔

قضا نمازیں ادا کرنے کا وقت

قضا نمازیں ادا کرنے کا کوئی وقت معین نہیں ہے عمر بھر میں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا البتہ قضا نمازیں جلد از جلد ادا کرنا چاہئے نہ معلوم کس وقت موت آ جائے۔

جس کی پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں تو وہ صاحب ترتیب ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ قضا نمازیں ترتیب سے پڑھے، چونکہ ترتیب فرض ہے، اگر کسی کی فجر کی نماز قضا ہوگئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی نماز پڑھ لی پھر فجر کی قضا پڑھی تو ظہر کی نماز نہیں ہوئی فجر کی قضا کے بعد ظہر کی نماز کا اعادہ کرے (دوبارہ پڑھے)۔

اگر نماز کی ادائیگی میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دفع کرنے کے لئے اسی نماز کو دہرانے کو اعادہ کہتے ہیں۔

ترتیب سے مراد یہ ہے کہ فجر ظہر عصر قضا ہوگئیں تو پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر قضا پڑھے۔ نماز کی ترتیب کی فرضیت سے جو ناواقف ہے اس کا حکم بھول جانے والے کی مثل ہے اس کی نماز ہو جائے گی۔

جس کی چھ نمازیں قضا ہوگئیں یہاں تک کہ چھٹی نماز کی ادا کا وقت ختم ہو گیا اس سے ترتیب ساقط ہوگئی اب وہ صاحب ترتیب نہیں اب اگر چہ یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز پڑھے گا ہو جائے گی خواہ چھ نمازیں مسلسل چھوٹ گئیں ایک کے بعد ایک یا الگ الگ وقتوں کی قضا ہو گئیں مثلاً چھ روز فجر کی نماز نہیں پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا مگر ان کے پڑھتے وقت وہ قضا نمازیں بھولا ہوا تھا پھر خواہ وہ سب نمازیں پرانی ہوں یا بعض پرانی اور بعض نئی پرانی مثلاً ایک مہینہ کی نمازیں نہ پڑھیں پھر پڑھنی شروع کیں پھر ایک وقت کی قضا ہوگئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی اگر چہ اسکا قضا ہونا یاد ہو۔

جس کی چھ یا زیادہ نمازیں چھوٹ گئیں اس پر ترتیب فرض نہیں جب تک سب قضا

نمازیں ادا نہ کرلے وقتی نماز ہو جائے گی جب سب نمازیں ادا کرلیں پھر ترتیب فرض ہے اب کوئی نماز قضا ہو گی تو پہلے قضا پڑھے پھر وقتی نماز ادا کرے قضا چھوڑ کر وقتی پڑھے گا تو نہیں ہو گی اگر یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھ لی تو قضا ادا کرنے کے بعد وقتی نماز کا اعادہ کرے۔

مسافر اور مقیم کی قضا نمازوں کا حکم:۔

جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی جو مسافر ۹۲ رکلو میٹر کی مسافت کے ارادے سے نکلا تو اس پر قصر واجب ہے یعنی ظہر عصر اور عشاء کی چار رکعت والی دو دو رکعت پڑھے اس کے لئے دو رکعت ہی پوری نماز ہے اور فجر مغرب اور وتر میں قصر نہیں لہذا اگر مسافر کی نماز فوت ہوگئی اور اقامت کی حالت میں سفر کی قضا نماز پڑھتا ہے تو ظہر عصر اور عشا کی دو دو رکعت قصر ہی پڑھے اور اگر مقیم کی نماز فوت ہوگئی اور سفر میں اقامت کی قضا نماز ادا کرتا ہے تو ظہر عصر اور عشاء کی چار چار رکعات ہی پڑھے۔

قضا نمازوں کی نیت کا طریقہ

نیت دل کے پختہ ارادے کا نام ہے اور زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اگر چند نمازیں قضا ہوں تو جس روز جس وقت کی نماز قضا ہوئی ہے اس دن اور اس وقت کی نیت ضروری ہے مثلاً پیر کے روز فجر کی نماز قضا ہوئی تو اس طرح نیت کرے نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر پیر کے دن کی قضا اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اور اگر ایک ہفتہ سے زیادہ یا مہینہ دو مہینہ یا سال دو سال کی نمازیں قضا ہوں تو ایسی صورت میں اس طرح نیت کرے۔

نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض قضا سب سے پہلی فجر کی جو میرے ذمہ باقی ہے اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر اسی طرح ظہر عصر مغرب عشاء اور وتر کی نیت کرے۔

بہتر یہ ہے کہ قضا نمازوں کا حساب کر کے ادا کرے تاکہ سب نمازیں اس کے ذمہ سے ادا ہو جائیں ورنہ اس وقت تک پڑھتا رہے جب تک کہ ظن غالب نہ ہو جائے کہ ایک نماز بھی اس کے ذمہ باقی نہیں ہے یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کو قضا نمازوں کی صحیح تعداد کا علم نہ ہو اور جس کو معلوم ہے وہ اتنی ہی ادا کرے اور سچی ندامت سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ عزوجل سے قبول کی امید رکھے وہ توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔

قضا نمازیں ادا کرنے میں تیسیر

جن لوگوں پر بہت سی نمازوں کی قضا لازم ہے ان کے لئے تخفیف اور جلد ادا کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ظہر عصر عشاء کی اخیر کی دو رکعتوں اور مغرب کی اخیر کی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بجائے صرف تین بار سبحان اللہ پڑھ لیں اور رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لینا بھی کافی ہے اور التحیات مکمل پڑھ کر درود ماثورہ دعا استغفار کے بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اور وتروں کی قضا میں بجائے دعاء قنوت کے رَبِّ اغْفِرْلِی پڑھ لینا کافی ہے اس طرح زیادہ نمازیں جلد ادا ہو جائیں گی۔

انتقال کے بعد قضا نمازوں کا فدیہ

جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور اس کا انتقال ہو گیا تو اگر نمازوں کے عوض فدیہ دینے کی وصیت کر گیا ہے اور مال بھی چھوڑا ہے تو اس کے مال کی تہائی سے ہر فرض نماز اور وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں تصدق کریں نصف صاع گندم کا وزن ۲ رکلو ۴۷ گرام ہوا یا اس قدر گیہوں کی قیمت مسکین کو دیں۔

اور اگر وصیت نہیں کی اور ورثہ نمازوں کے بدلے فدیہ دینا چاہیں تو بطور احسان دے سکتے ہیں اور اگر مال بھی نہیں چھوڑا تو ورثاء اگر دینا چاہیں تو کچھ مال بطور احسان اپنے پاس سے کسی مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں پھر مسکین اپنی طرف سے اس مال کو ہبہ کر دے اور لینے والا قبضہ بھی کر لے پھر مسکین کو دے اسی طرح لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے۔

اگر انتقال کرنے والے نے مال چھوڑا اور اپنی فوت شدہ نمازوں کے فدیہ دینے کی وصیت کی تو اس کے مال کی تہائی سے فدیہ ادا کرنا لازم ہے بعد ادائے وصیت ورثاء ترکہ تقسیم کر سکتے ہیں مال اور وصیت کی صورت میں مذکورہ طریقہ اختیار نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ عزوجل حسن عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض ناواقف قضاء عمری شب قدر یا اخیر جمعۂ رمضان المبارک یا شب برأت یعنی پندرہویں شعبان المعظم کی شب میں جماعت سے کہیں بغیر جماعت دو یا چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قضاء عمری ہے عمر بھی کی قضا نمازیں ای ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ غلط اور باطل محض ہے جب تک تمام نمازوں کی قضا علیحدہ علیحدہ ادا نہ کریں گے بری الذمہ نہیں ہونگے۔

پند ہا دادیم آخر شد فراغ

ماعلینا یا اخی الا البلاغ

اللہ تعالیٰ عزوجل ہم سب کو حسن عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ واَصحَابِہٖ اَجمَعِین